عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے خرچ میں کشادگی سے متعلق حدیث مبارکہ کا تحقیقی جائزہ بنام

بُلغۃُ الآمالِ

فی

تحقیقِ حدیثِ التَّوسُّعِ علی العِیالِ

اس رسالہ میں آپ پڑھ سکیں گے:

- اقوال اہل علم
- نصوص ائمہ
- حدیث مذکورہ کی اجمالی تخریج و تحقیق
- حدیث جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی تحقیق
- ہر سند کا انفرادی حکم
- نتیجۃ البحث

پیشکش: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی-ہند)

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَاللہ الکریم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ
عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

(مُستطرَف، ج۱، ص۴۰، دارالفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ:	بُلغةُ الآمالِ في تحقيقِ حَديثِ التَّوَسُّعِ على العِيالِ
تحقیق :	افضل حسین عطاری مدنی
صفحات :	46
اشاعت اوّل:	جون 2026
پیشکش :	مجلس المدینۃُ العلمیہ (دعوتِ اسلامی انڈیا)

التجا

کسی کو یہ رسالہ چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

کتاب کی طباعت میں نمایاں خرابی ہو یا صفحات کم ہوں یا بائنڈنگ میں آگے پیچھے ہو گئے ہوں تو مکتبۃ المدینہ سے رجوع کیجئے۔

فہرست

پیش لفظ.. 4
سوال.. 6
اقوال اہل علم.. 6
نصوصِ ائمہ.. 7
حدیثِ مذکورہ کی اجمالی تخریج و تحقیق..16
حديث جابر رضى الله عنه..16
دراسة السند..17
حديث أبو هريرة رضي الله عنه..25
حديث أبو سعيد الخدري رضي الله عنه..30
حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما..32
حديث عبد الله بن مسعود رضي الله عنه..35
دراسة السند..35
حديث عمر بن الخطاب رضي الله عنه..42
حديث محمد بن المنتشر رحمه الله تعالى..44
نتيجة البحث..45
مآخذ و مراجع..47

پیش لفظ

نحمده ونصلي ونسلّم علی رسوله الکریم

ماہ محرم الحرام اسلامی سال کا اوّلین اور مبارک مہینہ ہے۔ اس ماہِ مقدس کی آمد کے ساتھ ہی اہلِ بیتِ اطہار کی محبت اور ان کی یادیں ہمارے قلوب میں تازہ ہو جاتی ہیں، اور یہ فطری بھی ہے، کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آلِ کرام سے والہانہ محبت اہلِ سنت کی امتیازی شناخت ہے۔ ماہِ محرم کے حوالے سے عوام الناس میں طرح طرح کی باتیں مشہور ہیں۔ ان میں سے بعض کو علمائے اسلام نے تحقیق و تدقیق کے ذریعے موضوع اور من گھڑت ثابت کیا ہے۔ تاہم بعض روایات ایسی بھی ہیں جن کا ثبوت محدثین کرام کے نزدیک موجود ہے، جیسے یومِ عاشورا اثمد سرمہ لگانے کی فضیلت اور اس دن اہل و عیال پر خرچ میں فراخ دلی کی ترغیب سے متعلق روایت۔ یومِ عاشورہ کو اہل و عیال پر خرچ کرنے سے متعلق حدیثِ مبارکہ متعدد صحابہ کرام سے منقول ہے، جن میں حضرت جابر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عمر، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ اس حدیث کے بارے میں محدثین کی ایک بڑی جماعت جن میں حافظ ابن عبد البر، حافظ ابو زرعہ، حافظ عراقی، حافظ سیوطی، حافظ سخاوی اور علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہم اللہ جیسے اجلّہ شامل ہیں نے اسے صحیح کے درجے پر رکھا ہے، اور بعض نے متعدد اسانید کو مجموعی طور پر حسن لغیرہ کے حکم میں قرار دیا ہے۔ ہمارے فاضل اور عزیزم مولانا افضل حسین عطاری صاحب زید مجدہٗ نے اسی اہم

حدیث پر نہایت محنت، دقتِ نظر اور تحقیقی اسلوب کے ساتھ قلم اٹھایا ہے۔ انہوں نے اسانید کے تفصیلی دراسے کے ساتھ ساتھ کبارِ محدثین کی نصوص کو یکجا کر کے یہ قیمتی رسالہ بنام "**بُلغةُ الآمالِ في تَحقيقِ حَديثِ التَّوَسُّعِ على العِيالِ**" مرتب فرمایا ہے۔ اس رسالے کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت نے کس گہرائی اور باریک بینی سے اس موضوع کا احاطہ کیا ہے۔ اللہ ربّ العزت مولانا موصوف کی اس گراں قدر خدمتِ حدیث کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اور انہیں اسی طرح کی مزید علمی و تحقیقی کاوشیں سرانجام دینے کی توفیق بخشے تاکہ امّت اس علمی ثروت سے مستفید ہوتی رہے۔

کتبہ: محمد عاصم عطاری مدنی
(متخصص فی الحدیث)

26-06-22

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین درج ذیل حدیثِ مبارکہ کے بارے میں:
"جو شخص یومِ عاشوراء اپنے اہل وعیال پر (خرچ میں) وسعت کرے، اللہ تعالیٰ اس پر پورے سال وسعت فرماتا ہے"۔ کیا یہ حدیث موضوع ہے؟ اور اگر یہ حدیث موضوع نہیں بلکہ ثابت ہے تو اس کی تحقیق درکار ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئولہ میں مذکورہ حدیث مبارکہ ہرگز موضوع نہیں بلکہ اس روایت کو متعدد محدثین نے کئی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً روایت کیا ہے، جن میں حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات شامل ہیں، اسی طرح یہ حدیث مبارکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً مروی ہے اور تابعی بزرگ حضرت ابراھیم بن محمد بن المنتشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسلاً مروی ہے، اور اس حدیث مبارکہ کی بعض سندیں صحیح، بعض حسن اور بعض ضعیف ہے۔

اقوالِ اہلِ علم

اس حدیث مبارکہ کے بارے میں ائمۂ حدیث کے مابین مختلف آراء منقول ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1)حدیث کو صحیح قرار دینے والے ائمہ: علامہ ابن عبد البر، حافظ ابو زرعہ، حافظ زین الدین عراقی، امام جلال الدین سیوطی، علامہ شمس الدین سخاوی، علامہ احمد بن محمد قسطلانی، علامہ ابن حجر ہیتمی اور علامہ اسماعیل عجلونی نے صحیح قرار دیا ہے۔

(2)حدیث کو حسن قرار دینے والے ائمہ: حافظ ابو الفضل ابن ناصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بعض اسانید کی تصحیح و تحسین فرمائی ہے، جبکہ امام بیہقی نے اگرچہ اس کی انفرادی اسانید کو ضعیف قرار دیا، تاہم یہ تصریح فرمائی کہ: «هذه الأسانيد وإن كانت ضعيفة فإذا ضم بعضها إلى بعض أحدثت قوة» یعنی یہ اسانید اگرچہ جدا جدا ضعیف ہیں، لیکن جب ایک دوسرے کے ساتھ جمع کی جائیں تو حدیث کو قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

(3)حدیث کو ضعیف قرار دینے والے ائمہ: امام احمد بن حنبل، امام دار قطنی، امام خطیب بغدادی نے اس حدیث کی بعض مخصوص اسانید یا بعض رواۃ پر جرح کی ہے، تاہم ان کا کلام تمام طرقِ حدیث پر نہیں بلکہ بعض معین سندوں پر ہے۔

نصوصِ ائمہ

اوپر ذکر کی گئی تفصیل پر آولاً محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

(1)علامہ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 911ھ) فرماتے ہیں:

هو ثابت صحيح، أخرجه البيهقي في الشعب من حديث أبي سعيد

الخدري وأبي هريرة وابن مسعود وجابر، وقال: أسانيده كلها ضعيفة، ولكن إذا ضمّ بعضها إلى بعض أفاده قوة. وقال الحافظ أبو الفضل العراقي في أماليه: حديث أبي هريرة ورد من طرق صحح بعضها الحافظ أبو الفضل بن ناصر، وأورده ابن الجوزي في الموضوعات من طريق سليمان ابن أبي عبد الله عنه. وقال سليمان: مجهول وسليمان ذكره ابن حبان في الثقات. قال: فالحديث حسن على رأيه. قال: وله طريق عن جابر على شرط مسلم، أخرجه ابن عبد البر في الاستذكار من رواية أبي الزبير عنه وهي أصح طرقه. قال: وقد ورد أيضا من حديث ابن عمر، أخرجه الدارقطني في الإفراد موقوفًا على عمر، أخرجه ابن عبد البر بسند جيد، ورواه في الشعب عن محمد بن المنتشر.

ترجمہ: "یہ حدیث ثابت اور صحیح ہے۔" اسے امام بیہقی نے "شعب الایمان" میں حضرت ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن مسعود اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات سے نقل کیا ہے، اگرچہ امام بیہقی نے فرمایا کہ ان تمام اسانید میں ضعف موجود ہے، تاہم جب ان طرق کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جائے تو ان سے حدیث کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے، مزید بر آں، حافظ ابو الفضل عراقی نے اپنی الأمالی میں لکھا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے، جن میں سے بعض طرق کو حافظ ابو الفضل ابن ناصر نے صحیح قرار دیا ہے، البتہ ابن الجوزی نے اسے اپنی الموضوعات میں سلیمان بن ابی عبد اللہ کے طریق سے ذکر کیا اور سلیمان کو

مجہول قرار دیا، حالانکہ ابن حبان نے سلیمان کا ذکر اپنی کتاب الثقات میں کیا ہے۔ لہٰذا ابن حبان کے اصول کے مطابق یہ حدیث کم از کم حسن درجے کی ہے، مزید یہ کہ اس حدیث کا ایک طریق حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جو شرطِ مسلم پر ہے۔ اسے ابن عبد البر نے الاستذکار میں ابو الزبیر عن جابر کے طریق سے روایت کیا ہے، اور یہی اس حدیث کے تمام طرق میں سب سے زیادہ صحیح طریق ہے، اسی طرح یہ روایت حضرت عبد اللہ بن عمر سے بھی منقول ہے، اسے دار قطنی نے "الأفراد" میں موقوفاً روایت کیا ہے، جبکہ ابن عبد البر نے اسے ایک جید سند کے ساتھ نقل کیا ہے، نیز امام بیہقی نے "شعب الایمان" میں اسے محمد بن المنتشر کے طریق سے بھی روایت کیا ہے۔

(الدرر المنتثرة فی الأحادیث المشتهرة، ص186، طبع: عمادة شؤون المکتبات)

(2) اسی بات کو امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب "المقاصد الحسنہ" صفحہ 675 میں اور علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "المواهب اللدنية" جلد 3، صفحہ 435 میں اور علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "الأسرار المرفوعة" صفحہ 360 میں اور علامہ اسماعیل بن محمد عجلونی الدمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "کشف الخفاء ومزيل الإلباس" جلد 2، صفحہ 341 میں بیان فرمایا ہے۔

(3) شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد الرحمن الطرابلسی المالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 954ھ) فرماتے ہیں:

وَقَوْلُهُ: لَمْ يَسْتَحِبَّ أَحَدٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْإِسْلَامِ تَوْسِيعَ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَقَدْ قَالَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ

الْمُنْتَشِرِ، وَابْنُهُ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ، وَشُعْبَةُ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ، وَأَمَّا قَوْلُهُ: وَلَا رَوَى أَحَدٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ مَا فِيهِ اسْتِحْبَابُ ذَلِكَ فَلَيْسَ كَذَلِكَ، فَقَدْ رَوَاهُ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ فِي كُتُبِهِمُ الْمَشْهُورَةِ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ، وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الِاسْتِذْكَارِ، وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ، وَأَمَّا قَوْلُهُ: وَلَا ذَكَرُوا فِي ذَلِكَ سُنَّةً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَيْسَ كَذَلِكَ، فَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الِاسْتِذْكَارِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وَسَّعَ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سُنَّتِهِ»، قَالَ: جَابِرُ: جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذَلِكَ. وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ، وَقَالَ شُعْبَةُ مِثْلَهُ، رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الِاسْتِذْكَارِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ...ثُمَّ قَالَ: هَذَا مَا وَقَعَ لَنَا مِنَ الْأَحَادِيثِ الْمَرْفُوعَةِ وَأَصَحُّهَا حَدِيثُ جَابِرٍ مِنَ الطَّرِيقِ الْأُولَى.

ثُمَّ رُوِيَ بِسَنَدِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَوْقُوفًا: «مَنْ وَسَّعَ عَلَى أَهْلِهِ لَيْلَةَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ سَائِرَ السَّنَةِ»، قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: جَرَّبْنَا ذَلِكَ فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا، قَالَ: وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ، انْتَهَى... وَفِي الْأَحَادِيثِ السَّابِقَةِ التَّوْسِعَةُ عَلَى الْأَهْلِ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَيَنْبَغِي أَنْ يُوَسِّعَ عَلَى الْأَهْلِ فِيهِمَا، وَقَالَ الشَّيْخُ زَرُّوقٌ فِي شَرْحِ الْقُرْطُبِيَّةِ: فَيُوَسِّعُ يَوْمَهُ وَلَيْلَتَهُ مِنْ غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مُرَاةٍ وَلَا

مُمَارَاةٍ، وَقَدْ جَرَّبَ ذَلِكَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ فَصَحَّ، انْتَهَى.

ترجمہ: اور یہ قول کہ: "ائمۂ اسلام میں سے کسی نے بھی عاشوراء کے دن اہل وعیال پر نفقہ میں وسعت کو مستحب قرار نہیں دیا" درست نہیں ہے، کیونکہ اس کے استحباب کے قائل عمر بن خطاب، جابر بن عبد اللہ، محمد بن المنتشر، ان کے صاحبزادے ابراہیم بن محمد بن المنتشر، ابو الزبیر، شعبہ بن الحجاج، یحییٰ بن سعید، سفیان بن عیینہ اور ان کے علاوہ متعدد متاخرین علماء ہیں۔

اسی طرح یہ دعویٰ بھی درست نہیں کہ: "ائمۂ حدیث میں سے کسی نے ایسی روایت نقل نہیں کی جس میں اس عمل کے استحباب کا ذکر ہو" کیونکہ اس مضمون کی روایت کو متعدد ائمۂ حدیث نے اپنی مشہور کتب میں نقل کیا ہے، جن میں طبرانی نے "المعجم الکبیر" میں، امام بیہقی نے "شعب الایمان" میں، اور ابن عبد البر نے "الاستذکار" میں اسے روایت کیا ہے، نیز دیگر ائمۂ حدیث نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

اور یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ: "اس بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی سنت منقول نہیں۔" کیونکہ ابن عبد البر نے "الاستذکار" میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک جید سند کے ساتھ یہ اثر روایت کیا ہے، پھر انہوں نے شعبہ کے واسطے سے ابو الزبیر، ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اوپر اور اپنے اہل وعیال پر وسعت کرے، اللہ تعالیٰ اس پر پورے سال وسعت فرماتا ہے۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہم نے اس کا تجربہ کیا تو اسے درست پایا۔" ابو الزبیر نے بھی یہی فرمایا اور شعبہ نے بھی اسی کی تائید کی۔

اس روایت کو ابن عبد البر نے :الاستذکار" میں نقل کیا ہے اور اس کے راوی رجالِ صحیح میں سے ہیں۔

پھر مصنف نے فرمایا: "یہ وہ مرفوع احادیث ہیں جو ہمیں اس باب میں دستیاب ہوئی ہیں، اور ان میں سب سے زیادہ صحیح حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی پہلی سند والی روایت ہے۔" اس کے بعد انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ موقوف اثر روایت کیا: "جو شخص عاشوراء کی رات اپنے اہل و عیال پر وسعت کرے، اللہ تعالیٰ اس پر پورے سال وسعت فرماتا ہے۔"

اور یحییٰ بن سعید الانصاری نے فرمایا: "ہم نے اس کا تجربہ کیا اور اسے حق پایا۔"

مصنف نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا: "اس کی سند جید ہے۔" پھر فرمایا کہ سابقہ احادیث میں عاشوراء کے دن اہل و عیال پر وسعت اختیار کرنے کا ذکر ہے، لہٰذا مناسب ہے کہ عاشوراء کے دن اور اس کی رات دونوں میں اہل و عیال پر وسعت کی جائے۔

نیز احمد زروق نے شرح القرطبیۃ میں فرمایا: "آدمی کو چاہیے کہ عاشوراء کے دن اور اس کی رات اپنے اہل و عیال پر وسعت کرے، لیکن اسراف، ریاکاری اور دکھاوے سے اجتناب کرے، اس عمل کا متعدد اہلِ علم نے تجربہ کیا اور اسے درست و ثابت پایا۔"

(مواہب الجلیل فی شرح مختصر خلیل، ج2، ص404، 405، طبع: دار الفکر)

(4)حضرت علامہ شمس الدین محمد بن مفلح المقدسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (المتوفی 763ھ) تحریر فرماتے ہیں:

سَأَلَ ابْنُ مَنْصُورٍ أَحْمَدَ: هَلْ سَمِعْت فِي الْحَدِيثِ «مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَائِرَ السَّنَةِ» فَقَالَ: نَعَمْ، رَوَاهُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ أَهْلِ زَمَانِهِ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ».

ترجمہ: ابن منصور نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے سوال کیا: کیا آپ نے اس حدیث کے بارے میں کچھ سنا ہے کہ: 'جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر وسعت کرے، اللہ تعالٰی اس پر سارا سال وسعت فرماتا ہے؟ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ہاں، اسے سفیان بن عیینہ نے جعفر الاحمر سے، انہوں نے ابراہیم بن محمد بن المنتشر سے روایت کیا ہے، اور ابراہیم اپنے زمانے کے بہترین لوگوں میں سے تھے، ان تک یہ بات پہنچی تھی کہ جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر خرچ میں وسعت کرے، اللہ تعالٰی اس پر پورے سال وسعت فرماتا ہے۔

﴿الفروع وتصحيح الفروع، ج5، ص92، طبع: مؤسسة الرسالة، بيروت﴾

(5)حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (المتوفی 1014ھ) "الأسرار المرفوعة" میں فرماتے ہیں:

حَدِيثُ «مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ»

قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ لَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ.

قُلْتُ لَا يَلْزَمُ مِنْ عَدَمِ صِحَّتِهِ ثُبُوتُ وَضْعِهِ وَغَايَتُهُ أَنَّهُ ضَعِيفٌ.

ترجمہ: "جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اہل و عیال پر خرچ میں وسعت کرے، اللہ تعالیٰ اس پر پورے سال وسعت فرماتا ہے۔"

اس کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔" اس کے تحت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ کسی حدیث کا صحیح نہ ہونا اس کے موضوع (من گھڑت) ہونے کو لازم نہیں کرتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ضعیف ہے۔ (الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة، ص474، طبع: مؤسسة الرسالة، بيروت)

(6) علامہ ابنِ عبد البر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 463) "الاستذکار" میں فرماتے ہیں:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «مَنْ وَسَّعَ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ».

قَالَ جَابِرٌ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذَلِكَ. وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَقَالَ شُعْبَةُ مِثْلَهُ. قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ جربنا ذلك فوجدناه حقا. قَالَ سُفْيَانُ جَرَّبْنَا ذَلِكَ فَوَجَدْنَاهُ كَذَلِكَ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص

عاشوراء کے دن اپنے اوپر اور اپنے اہل و عیال پر خرچ میں وسعت کرے، اللہ تعالیٰ اس پر پورے سال وسعت فرماتا ہے۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہم نے اس کا تجربہ کیا تو اسے اسی طرح پایا۔"

ابو الزبیر نے بھی فرمایا: "ہم نے اس کا تجربہ کیا اور اسے درست پایا۔"

اور شعبہ بن الحجاج نے بھی یہی فرمایا۔

اسی طرح یحییٰ بن سعید الانصاری فرماتے ہیں: "ہم نے اس کا تجربہ کیا اور اسے حق و درست پایا۔"

اور سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: "ہم نے اس عمل کو آزمایا تو اسے اسی طرح پایا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔" (الاستذکار، ج3، ص331، طبع: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(7) فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب در مختار میں ہے:

وحديث التوسعة على العيال يوم عاشوراء صحيح.

ترجمہ: عاشوراء کے دن اہل و عیال پر وسعتِ نفقہ سے متعلق حدیث صحیح ہے۔

اسی کے تحت رد المحتار میں علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وأما حديث التوسعة فرواه الثقات. **ترجمہ:** رہی اہل و عیال پر وسعتِ نفقہ والی حدیث، تو اسے ثقہ راویوں نے روایت کیا ہے۔"

(حاشیۃ رد المحتار، علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 418، طبع: دار الفکر، بیروت)

حدیثِ مذکورہ کی اجمالی تخریج و تحقیق

مذکورہ حدیثِ مبارکہ کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "شعب الإيمان" میں حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے، نیز تابعی بزرگ حضرت ابراہیم بن محمد بن المنتشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا ہے۔

اسی طرح امام طبرانی نے المعجم الکبیر (ج10، ص77، رقم الحدیث:10007) میں اسے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

نیز علامہ ابنِ عبد البر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی 463ھ) نے الاستذکار (ج3، ص330) میں اس حدیث کو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور علامہ ابو الفضل زین الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی 806ھ) نے "التوسعة على العيال لأبي زرعة" (ص13) میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً مروی روایت کا ذکر کیا ہے۔

حدیث جابر رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث کے دو طرق ہیں، اور ان میں طریقِ اوّل اس حدیث کے تمام مروی طرق میں اصحُّ الطرق اور اقویٰ الاسانید ہے۔

طریق اول:

اس حدیث مبارکہ کو علامہ ابنِ عبد البر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "الاستذکار" میں ذکر کیا ہے آپ فرماتے ہیں :

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ قَاسِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَكَمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ «مَنْ وَسَّعَ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ».

(الاستذکار، ج3، ص330، طبع: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

دراسة السند

علامہ ابو الفضل زین الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 806ھ) علامہ ابنِ عبد البر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سند کے رواۃ کے متعلق فرماتے ہیں:

فَشَيْخُهُ الأَوَّلُ هُوَ: أَحْمَدُ بْنُ قَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيُّ.

قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: كَانَ ثِقَةً فَاضِلا.

وَشَيْخُهُ الثَّانِي: مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْقَرَاهَنْدِ.

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ فِي تَارِيخِ الأَنْدَلُسِ: كَانَ مِنْ أَضْبَطِ النَّاسِ لِكُتُبِهِ وَأَفْهَمِهِمْ لِمَعَانِي الرِّوَايَةِ، وَلِيَ الْقَضَاءَ بِمَدِينَةِ سَالِمٍ.

وَشَيْخُهُ الثَّالِثُ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَكَمٍ الأُمَوِيُّ الْقُرْطُبِيُّ.

وَثَّقَهُ ابْنُ حَزْمٍ فِيمَا نَقَلَهُ الْحُمَيْدِيُّ.

وَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَهُوَ ابْنُ الأَحْمَرِ أَحَدُ رَوَاةُ السُّنَنِ لِلْنِسَائِيِّ عَنْهُ.

وَثَّقَهُ ابْنُ حَزْمٍ وَغَيْرُهُ.

وَأَمَّا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ أَبُو خَلِيفَةَ:

فَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُ، وَاحْتَجَّ بِهِ هُوَ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ.

وَقَالَ أَبُو يَعْلَى الْخَلِيلِيُّ: «احْتَرَقَتْ كُتُبُهُ، مِنْهُمْ مَنْ وَثَقَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ، وَهُوَ إِلَى التَّوْثِيقِ أَقْرَبُ. «

قَالَ: وَالْمُتَأَخِّرُونَ أَخْرَجُوهُ فِي الصَّحِيحِ، وَنَسَبَهُ السُّلَيْمَانِيُّ إِلَى الرَّفْضِ وَهُوَ غَيْرُ صَحِيحٍ.

أَنْكَرَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الْمِيزَانِ.

وَهِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الطَّيَالِسِيُّ.

احْتَجَّ بِهِ الشَّيْخَانِ، وَوَثَّقَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَغَيْرُهُ.

(التوسعة على العيال لأبي زرعة، ص 2)

اب اسی سند کے رواۃ امام شعبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور محمد بن مسلم بن تدرس الأسدي کے متعلق محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

شعبة بن الحجاج بن الورد العتکی مولاهم أبو بسطام الواسطی ثم البصری:

قال محمد بن العباس النسائي سألت أبا عبد الله من أثبت شعبة أو سفيان فقال كان سفيان رجلا حافظا وكان رجلا صالحا وكان شعبة أثبت

منه وأنقى رجلا وسمع من الحكم قبل سفيان بعشر سنين وقال عبد الله بن أحمد عن أبيه كان شعبة أمة وحده في هذا الشأن يعني في الرجال وبصره بالحديث وتثبته وتنقيته للرجال

وقال ابن مهدي كان الثوري يقول شعبة أمير المؤمنين في الحديث

وقال يزيد بن زريع كان شعبة من أصدق الناس في الحديث

وقال يحيى القطان ما رأيت أحدا قط أحسن حديثا من شعبة

وقال ابن إدريس ما جعلت بينك وبين الرجال مثل شعبة وسفيان

وقال ابن المديني سألت يحيى بن سعيد أيما كان أحفظ للأحاديث الطوال سفيان أو شعبة فقال كان شعبة أمر فيها قال وسمعت يحيى يقول كان شعبة أعلم بالرجال فلان عن فلان وكان سفيان صاحب أبواب

وقال ابن سعد كان ثقة مأمونا ثبتا حجة صاحب حديث

وقال العجلي ثقة ثبت في الحديث وكان يخطئ في أسماء الرجال قليلا

وقال صالح جزرة أول من تكلم في الرجال شعبة ثم تبعه القطان ثم أحمد ويحيى (تهذيب التهذيب، ج۴، ص۳۴۴، ۳۴۵، رقم الترجمة ۵۹۰، طبع: مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند)

قال ابن حجر العسقلاني رحمه الله: ثقة حافظ متقن كان الثوري يقول هو أمير المؤمنين في الحديث وهو أول من فتش بالعراق عن الرجال وذب عن السنة وكان عابدا. (تقريب التهذيب، ص۲۶۶، رقم الترجمة ۲۷۹۰، طبع: دار الرشيد، سوريا)

محمد بن مسلم بن تدرس الأسدي مولاهم أبو الزبير المكي:

قال ابن أبي خيثمة عن ابن معين: ثقة.

وقال إسحاق بن منصور عن ابن معين: صالح الحديث.

وقال مرة: ثقة.

وقال يعقوب بن شيبة: ثقة صدوق وإلى الضعف ما هو .

وقال ابن أبي حاتم: سألت أبي عن أبي الزبير فقال: يكتب حديثه ولا يحتج به. قال: وسألت أبا زرعة عن أبي الزبير فقال: روى عنه الناس. قلت: يحتج بحديثه؟ قال: إنما يحتج بحديث الثقات .

وقال النسائي: ثقة.

وقال ابن عدي: روى مالك عن أبي الزبير أحاديث، وكفى بأبي الزبير صدقًا أن يحدث عنه مالك فإن مالكًا لا يروي إلّا عن ثقة. وقال: لا أعلم أحدًا من الثقات تخلف عن أبي الزبير إلّا وقد كتب عنه وهو في نفسه ثقة إلّا أن روى عنه بعض الضعفاء فيكون ذلك من جهة الضعيف .

وذكره ابن حبان في الثقات.

(تهذيب التهذيب، ج5، ص263، رقم الترجمة7421، طبع: دار المعرفة، بيروت)

قال ابن حجر العسقلاني رحمه الله تعالى: صدوق إلا أنه يدلس.

(تقريب التهذيب، صفحه506، رقم الترجمة6291، طبع: دار الرشيد، سوريا)

حکم السند:

اس سند کا حکم حسن درجے کی ہے جبکہ بعض جلیل القدر محدثین نے اسے صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ اس حدیثِ مبارکہ کے حوالے سے حافظ ابوزرعہ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک خاص جزء اس حدیث کی تحقیق پر تحریر کیا ہے، جس میں آپ فرماتے ہیں: "اِنّہٗ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ" یعنی یہ حدیثِ مبارکہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شرط پر بالکل صحیح ہے اسی بات کو امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب "المقاصد الحسنہ" صفحہ 675 میں اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الدرر المنتثرہ" صفحہ 186 پر ذکر کیا ہے کہ حافظ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت امام مسلم کی شرط کے مطابق بالکل صحیح حدیثِ پاک ہے۔ اسی طرح علامہ اِسماعیل بن محمد عجلونی الدمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "کشف الخفاء ومزیل الإلباس" جلد 2، صفحہ 341 میں بیان فرمایا ہے۔

مزید حافظ ابوزرعہ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وَرِجَالُهُ كَمَا تَرَى رِجَالُ الصَّحِيحِ، لَيْسَ فِيهِ مَحَلُّ نَظَرٍ غَيْرُ أَنَّهُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ مُعَنْعَنًا. وَقَدْ أَخْرَجَ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةٍ وَأَرْبَعِينَ حَدِيثًا، رِوَايَةَ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ بَعْضُهَا مُعَنْعَنٌ، وَبَعْضُهَا يُحَدِّثُنَا، أَوْ أَخْبَرَنَا. وَأَمَّا الْبُخَارِيُّ فَلَمْ يُخْرِجْ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ إِلا حَدِيثَيْنِ: حَدِيثٌ فِي الْمُخَابَرَةِ، وَحَدِيثٌ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ بَدْوِ الصَّلاحِ.

وَكُلا مِنَ الحَدِيثَيْنِ فِيهِ أَبُو الزُّبَيْرِ مَقْرُونٌ بِغَيْرِهِ، وَقَدْ ذَكَرَ لَهُ الْبُخَارِيُّ حَدِيثًا آخَرَ لَمْ يَقْرِنْ مَعَهُ غَيْرُهُ، وَلَكِنَّهُ ذَكَرَهُ تَعْلِيقًا مَجْزُومًا بِهِ، وَهُوَ حَدِيثٌ يَعْنِي جَابِرًا.

وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي أَبِي الزُّبَيْرِ، فَضَعَفَّهُ قَوْمٌ مُطْلَقًا، وَوَثَّقَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَالنِّسَائِيُّ، وَاحْتَجَّ بِهِ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو أَحْمَدَ بْنِ عَدِيٍّ: لا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يَخْلِفُ عَنِ الرِّوَايَةِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.

وَأَمَّا أَبُو مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ فَإِنَّهُ إِنَّمَا يَقْبَلُ مِنْ حَدِيثِهِ عَنْ جَابِرٍ مَا صَرَّحَ فِيهِ بِالتَّحْدِيثِ، أَوْ مَا كَانَ مِنْ رِوَايَةِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْهُ، وَإِنْ كَانَ مُعَنْعَنًا، فَإِنَّ اللَّيْثَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ إِلا مَا سَمِعَهُ مِنْ جَابِرٍ.

وَكَذَلِكَ فَعَلَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانِ أَيْضًا.

وَمَا لَنَا وَتَعَنُّتُ ابْنِ حَزْمٍ فِي حَدِيثِ فَضَائِلِ الأَعْمَالِ، وَهُوَ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَجَمَاعَةٍ مِنَ الأَئِمَّةِ فِي الأَحْكَامِ، فَضْلا عَنِ الْفَضَائِلِ.

وَأَقَلُّ أَحْوَالِ هَذَا الطَّرِيقِ أَنْ يَكُونَ حَسَنًا، وَحُكْمُهُ حُكْمُ الصَّحِيحِ فِي الاحْتِجَاجِ بِهِ.

ترجمہ: اس سند کے تمام راوی، جیسا کہ واضح ہے، رجالِ صحیح میں سے ہیں اور اس میں کوئی قابلِ اعتراض پہلو نہیں، سوائے اس کے کہ یہ روایت ابو الزبیر کی جابر بن عبد اللہ سے معنعن روایت ہے۔ حالانکہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابو الزبیر کی جابر رضی اللہ عنہ سے

روایت کردہ ایک سو چالیس سے زائد احادیث نقل کی ہیں، جن میں بعض معنعن ہیں اور بعض میں سماع کی صراحت «یحدثنا» یا «أخبرنا» کے الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔ رہے امام بخاری، تو انہوں نے ابو الزبیر کی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ صرف دو حدیثیں اپنی صحیح میں ذکر کی ہیں: ایک مزارعت (مخابرہ) کے باب میں اور دوسری پھل کے پختہ ہونے سے پہلے اس کی بیع کی ممانعت کے باب میں۔ ان دونوں روایات میں ابو الزبیر کے ساتھ ایک اور راوی بھی شریک ہے۔ البتہ امام بخاری نے ایک اور حدیث بھی ابو الزبیر عن جابر کے طریق سے ذکر کی ہے، لیکن اسے تعلیقاً اور بصیغۂ جزم روایت کیا ہے۔

ابو الزبیر کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے؛ بعض نے ان کو مطلقاً ضعیف قرار دیا، جبکہ یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ مزید یہ کہ امام مسلم، امام ترمذی، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ان کی روایات سے استدلال کیا ہے۔ اور ابن عدی نے فرمایا: "میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس نے ابو الزبیر سے روایت کرنے کو ترک کیا ہو۔" البتہ ابن حزم ابو الزبیر کی جابر رضی اللہ عنہ سے صرف انہی روایات کو قبول کرتے ہیں جن میں سماع کی صراحت ہو، یا وہ لیث بن سعد کے واسطے سے مروی ہوں، اگرچہ معنعن ہی ہوں؛ کیونکہ لیث بن سعد ابو الزبیر سے صرف وہی احادیث روایت کرتے تھے جو انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے براہِ راست سنی ہوتی تھیں۔ یہی موقف ابو الحسن القطان کا بھی ہے۔ مصنف فرماتے ہیں کہ فضائلِ اعمال کی حدیث میں ابن حزم کی اس سخت گیری کی کوئی خاص وجہ نہیں، خصوصاً جبکہ یہ روایت امام مسلم اور

دیگر ائمہ کے معیار کے مطابق ہے، جو احکامِ شرعیہ میں بھی ایسی روایات سے استدلال کرتے ہیں، فضائلِ اعمال میں تو بدرجۂ اولیٰ اس کی گنجائش ہے۔ لہٰذا اس طریق کا کم از کم درجہ حسن ہے، اور استدلال و احتجاج کے باب میں اس کا حکم صحیح حدیث کے حکم کے قریب ہے۔ (التوسعة على العيال لأبي زرعة، ص 2)

طریق ثانی:

اسی حدیث کا ایک مستقل طریق ہے جو محمد بن المنکدر کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ اس طرح حدیث مبارکہ کو مزید تقویت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "شعب الایمان" میں روایت فرماتے ہیں:

أخبرنا علي بن أحمد بن عبدان، أخبرنا أحمد بن عبيد، حدثنا محمد بن يونس، حدثنا عبد الله بن إبراهيم الغفاري، حدثنا عبد الله بن أبي بكر، ابن أخي محمد بن المنكدر، عن محمد بن المنكدر، عن جابر قال قال رسول الله ﷺ: «مَن وَسّع على أهله يومَ عاشوراء وَسَّع الله على أهله طول سَنته».

(شعب الإيمان، ج 5، ص 331، رقم الحديث 3512، طبع: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض)

حکم السند:

اس سند کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "شعب الایمان" میں ضعیف قرار دینے کے بعد فرمایا اگر چہ یہ ضعیف ہے لیکن جب ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملا دیا جائے تو ان سے قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

حديث أبو هريرة رضى الله عنه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس حدیث کے متعدد طرق کا ذکر محدثین نے کیا ہے، تاہم راقم کی رسائی فی الحال دو طرق تک ہو سکی ہے۔

طریق اول :

امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "شعب الإیمان" میں مذکورہ حدیث کو ابنِ عدی کے طریق سے روایت کیا ہے۔

أخبرنا أبو سعد الماليني، أخبرنا أبو أحمد بن عدي، حدثنا الحسن بن علي الأهوازي، حدثنا معمر بن سهل، حدثنا حجاج بن نصير، حدثنا محمد بن ذكوان، عن يعلى بن حكيم، عن سليمان بن أبي عبد الله، عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: «مَن وَسَّع على عياله وأهله يومَ عاشوراء وسّع الله عليه سائر سنته». (شعب الإيمان، ج5، ص333، رقم الحديث 3515، طبع: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض)

حکم السند:

اس حدیث مبارکہ کی سند امام ابن حبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اصول کے مطابق صحیح ہے، اس ضمن میں علامہ ابو الفضل زین الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تفصیلی کلام ملاحظہ فرمائیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الإِيمَانِ هَكَذَا مِنْ طَرِيقِ ابْنِ عَدِيٍّ.

وَأَوْرَدَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي تَرْجَمَةِ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ الطَّاجِيِّ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ

الْبُخَارِيُّ، وَأَبُو حَاتِمٍ، وَالْعِجْلِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ مَعِينٍ، وَابْنُ حِبَّانَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ شُعْبَةُ، فَقَالَ: كَانَ كَأَخِيرِ الرِّجَالِ.

وَأَمَّا الْعُقَيْلِيُّ فَأَعَلَّ الْحَدِيثَ بِسُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، وَأَفْرَدَهُ فِي تَرْجَمَتِهِ فِي الضُّعَفَاءِ، وَقَالَ: حَدَّثَنَا جَدِّي، ثنا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ. . . .، فَذَكَرَهُ، وَقَالَ: سُلَيْمَانُ مَجْهُولٌ، وَالْحَدِيثُ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

قَالَ: وَلا يَثْبُتُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَدِيثٍ مُسْنَدٍ، انْتَهَى.

قُلْتُ: سُلَيْمَانُ هَذَا رَوَى عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ: سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَصُهَيْبُ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

قَالَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ: أَدْرَكَ الْمُهَاجِرِينَ.

وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ، فَيُعْتَبَرُ حَدِيثُهُ.

وَذِكْرُهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

وَقَدْ ذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ الْقَطَّانِ فِي كِتَابِ بَيَانِ الْوَهْمِ وَالإِيْهَامِ، أَنَّ الرَّاوِي إِذَا وُثِّقَ زَالَتْ جَهَالَتُهُ وَإِنْ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ إِلا وَاحِدٌ، وَقَدْ رَوَى لَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ: أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلا قَصِيرًا فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ. . . . . الْحَدِيثُ.

وَسَكَتَ عَلَيْهِ فَهُوَ عَنْهُ صَحِيحٌ أَوْ حَسَنٌ.

وَلَكِنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ نُصَيْرٍ ضَعَّفَهُ ابْنُ الْمَدِينِيِّ، وَالْبُخَارِيُّ، وَأَبُو حَاتِمٍ، وَالْعِجْلِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

نَعَمْ قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ شَيْبَةَ، عَنِ ابْنِ مَعِينٍ: صَدُوقٌ، وَلَكِنَّهُمْ أَخَذُوا عَلَيْهِ أَشْيَاءَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ.

وَقَالَ صَاحِبُ الْمِيزَانِ: لَمْ يَأْتِ بِمَتْنٍ مُنْكَرٍ.

وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

وَعَلَى هَذَا فَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ عَلَى رَأْيِ ابْنِ حِبَّانَ، فَإِنَّهُ ذَكَرَ الْحَجَّاجَ بْنَ نُصَيْرٍ، وَمُحَمَّدَ بْنَ ذَكْوَانَ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ فِي الثِّقَاتِ، وَبَاقِي رِجَالِهِ مَعْرُوفُونَ بِالثِّقَةِ.

ترجمہ: امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس روایت کو "شعب الإیمان" میں اسی سند کے ساتھ ابنِ عدی کے طریق سے نقل کیا ہے۔ نیز ابنِ عدی نے اسے محمد بن ذکوان الطاجی کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن ذکوان کو امام بخاری، ابو حاتم، عجلی اور نسائی رحمہم اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے، جبکہ امام ابن معین اور ابن حبان رحمہما اللہ نے ان کی توثیق کی ہے، اور امام شعبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ نے ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ”وہ لوگوں میں بہترین افراد میں سے تھے۔“

البتہ امام عقیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث میں سلیمان بن ابی عبد اللہ کو علت قرار دیا ہے اور انہیں اپنی کتاب الضعفاء میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”سلیمان مجہول ہے اور یہ حدیث محفوظ نہیں۔“ پھر کہا: ”یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کسی متصل سند کے ساتھ ثابت نہیں۔“

میں کہتا ہوں: سلیمان بن ابی عبد اللہ نے متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے، جن میں حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت صہیب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے التاریخ میں فرمایا کہ انہوں نے مہاجرین کو پایا تھا۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”وہ زیادہ مشہور نہیں، تاہم ان کی حدیث قابلِ اعتبار ہے۔“ اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں الثقات میں ذکر کیا ہے۔

مزید یہ کہ ابو الحسن ابن القطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان الوھم والإیھام میں تصریح کی ہے کہ جب کسی راوی کی توثیق کر دی جائے تو اس کی جہالت زائل ہو جاتی ہے، اگرچہ اس سے صرف ایک ہی شخص نے روایت کی ہو۔ نیز امام ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی سنن میں سلیمان بن ابی عبد اللہ کی ایک روایت نقل کی ہے اور اس پر سکوت فرمایا ہے، لہٰذا ان کے نزدیک وہ روایت صحیح یا حسن کے درجے میں ہے۔

تاہم اس سند میں حجاج بن نصیر بھی ہیں، جنہیں امام علی بن مدینی، امام بخاری، امام ابو حاتم، امام عجلی، امام ابو داؤد، امام نسائی اور امام دار قطنی رحمھم اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ البتہ یعقوب بن شیبہ نے امام ابن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا ہے کہ وہ ”صدوق“ ہیں، اگرچہ محدثین نے ان پر خصوصاً شعبہ کی روایات میں بعض اعتراضات کیے ہیں۔ صاحبِ المیزان نے بھی کہا ہے کہ حجاج بن نصیر کوئی منکر متن روایت نہیں کرتے۔ مزید بر آں امام ابن حبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں بھی الثقات میں ذکر کیا ہے۔

لہٰذا امام ابن حبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اصول کے مطابق یہ حدیث صحیح قرار پاتی ہے،

کیونکہ انہوں نے حجاج بن نصیر، محمد بن ذکوان اور سلیمان بن ابی عبد اللہ تینوں کو الثقات میں شمار کیا ہے، جبکہ باقی تمام رواۃ ثقہ اور معروف ہیں۔ (التوسعة على العيال لأبي زرعة، ص 7)

طریق ثانی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے لیے ایک اور طریق بھی موجود ہے، جس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ چنانچہ علامہ ابو الفضل زین الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

أَخْبَرَنِي بِهِ: مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَارِضِ، بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ الْحَرَّانِيِّ، أَنْبَأَ الْحَافِظُ أَبُو الْفَرَجِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْجَوْزِيِّ، ثنا أَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ نَاصِرٍ مِنْ لَفْظِهِ وَكِتَابِهِ مَرَّتَيْنِ، أنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ قُرَيْشٍ، أنا أَبُو طَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْفَتْحِ الْعُشَارِيُّ. ح وَقَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: وَقَرَأْتُ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ الْحَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ الْعُشَارِيِّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْبَرْسَرِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّجَّادُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، ثنا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ عز وجل افْتَرَضَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ صَوْمَ يَوْمٍ فِي السَّنَةِ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَهُوَ الْيَوْمُ الْعَاشِرُ مِنَ الْمُحَرَّمِ، فَصُومُوهُ، وَوَسِّعُوا عَلَى أَهَالِيكُمْ فِيهِ، فَإِنَّهُ مَنْ وَسَّعَ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ مَالِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ. إلخ... ﴿التوسعة على العيال لأبي زرعة، ص 8﴾

حکم السند:

اس حدیث کے متعلق حافظ ابو الفضل ابن ناصر نے فرمایا:

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَزِيزٌ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وَقَدْ أُخرِجَ عَنْ أَكْثَرِهِمْ فِي الصَّحِيحَيْنِ.

عَنِ ابْنِ نَاصِرٍ أَيْضًا، أَنَّهُ قَالَ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، وَإِسْنَادُهُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ انْتَهَى.

ترجمہ: یہ حدیث حسن اور عزیز ہے، اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ ان میں سے اکثر راویوں سے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیحین میں روایت لی ہے۔
نیز ابنِ ناصر سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ سند صحیح ہے، بلکہ اس کی سند شیخین (امام بخاری و امام مسلم) کی شرط کے مطابق ہے۔ (أیضًا)

حدیث أبو سعید الخدری رضی اللہ عنہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث کی بھی دو طرق ہیں۔

طریق اول:

اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "شعب الایمان" میں روایت کیا ہے۔

أخبرنا علي بن أحمد بن عبدان، أخبرنا أحمد بن عبيد الصفار، حدثنا ابن أبي الدنيا، حدثنا خالد بن خداش، حدثنا عبد الله بن نافع، حدثني أيوب بن سليمان بن ميناء، عن رجل، عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ:

«مَن وسَّع على أهله يومَ عاشوراء وَسَّع الله عليه سائر سنته».

﴿شعب الإيمان، ج5، ص333، رقم الحديث 3514، طبع: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض﴾

حکم السند:

اس سند کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "شعب الایمان" میں ضعیف قرار دینے کے بعد فرمایا اگرچہ یہ ضعیف ہے لیکن جب ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملا دیا جائے تو ان سے قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

طریق ثانی:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس حدیث کا ایک اور طریق بھی منقول ہے، جو ابنِ ابی صعصعہ کے واسطے سے روایت کیا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ ابو الفضل زین الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

قَرَأْتُ بِخَطِّ الْحَافِظِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَلَفِ بْنِ رَافِعٍ الْمُشْكِيِّ، وَكَتَبَ إِلَيَّ مِنْ ثَغْرِ الإِسْكَنْدَرِيَّةِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الْفُرَاتِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْهُ، قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ ظَفَانِ بْنِ أَبِي الْوَفَاءِ، أنا نَاصِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَنِيُّ إِجَازَةً، أنا يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْفَرَجِ الْخَشَّابِ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلامَةَ الْقُضَاعِيُّ، أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَبِي سَعِيدِ بْنِ الأَعْرَابِيِّ بِمَكَّةَ، وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ كَلْحَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَمَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. بِنَحْوِهِ.

﴿التوسعة على العيال لأبي زرعة، ص9﴾

حکم السند:

یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ کیونکہ اس سند میں محمد بن اسماعیل الجعفری منکر الحدیث ہیں، یہ بات امام ابو حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمائی ہے۔ اور عبد اللہ بن سلمہ بھی منکر الحدیث ہیں، یہ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے۔

﴿میزان الاعتدال، ج3، ص481، رقم الترجمۃ 7223، طبع: دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان﴾

حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حدیث کے بھی دو طرق ہیں۔

طریق اول:

اسے امام دار قطنی نے الأَفْرَاد میں روایت کیا ہے آپ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ خُرَّةَ الدَّبَّاغُ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ».

﴿التوسعۃ علی العیال لأبی زرعۃ، ص10﴾

حکم السند:

اس سند کا حکم بھی ضعیف ہے۔

امام دار قطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سند کے راوی یعقوب بن خُرَّہ کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس وجہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس مرفوع روایت کو منکر

کہا ہے، جبکہ ان کے نزدیک اس مضمون کا محفوظ طریق ابراہیم بن محمد بن المنتشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے، نہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوع روایت۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرٌ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، وَإِنَّمَا يُرْوَى هَذَا مِنْ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، وَيَعْقُوبُ بْنُ خُرَّةَ ضَعِيفٌ.

وقال في "المؤتلف والمختلف": يعقوب بن خُرَّة -بالخاء المعجمة- شيخ من أهل فارس، يحدث عن أزهر بن سَعْد السمَّان، وسفيان بن عيينة وغيرهما، لم يكن بالقوي في الحديث.

ترجمہ: یہ روایت امام زہری کے سالم سے بیان کردہ احادیث میں سے ایک منکر روایت ہے۔ درحقیقت یہ بات (مرفوع حدیث کے طور پر نہیں بلکہ) ابراہیم بن محمد بن المنتشر کے قول کے طور پر روایت کی جاتی ہے، اور یعقوب بن خرہ ضعیف راوی ہے۔

نیز امام دارقطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "المؤتلف والمختلف" میں فرمایا: یعقوب بن خُرَّہ (خاء معجمہ کے ساتھ) اہلِ فارس کے ایک شیخ تھے۔ وہ ازہر بن سعد السمان، سفیان بن عیینہ اور دیگر مشائخ سے روایت کرتے تھے، لیکن حدیث میں قوی نہ تھے۔

﴿لسان المیزان، جلد 4، صفحہ 371، رقم الترجمۃ 8638، طبع: دار البشائر الإسلامیۃ﴾

طریق ثانی:

امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے "المؤتنف تکملۃ المؤتلف والمختلف" میں روایت فرمایا ہے۔

أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الدَّرْبَنْدِيُّ، أنا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَافِظُ بِبُخَارَى، أنا أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْبَاهِلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُفَيْفِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْنٍ، أنا أَسْبَاطُ بْنُ الْيَسَعَ، أنا سَهْلُ بْنُ أَبِي عِيسَى بْنِ صَالِحٍ الْفَرَاهَانِيُّ الْمَرْوَزِيُّ، أنا خَطَّابُ بْنُ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ أَبِيوَرْدَ، ثنا هِلالُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ ذَا جِدَّةٍ وَمَيْسَرَةٍ فَوَسَّعَ عَلَى نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ إِلَى رَأْسِ السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ».

﴿المؤتنف تكملة المؤتلف والمختلف، ج1، ص131، رقم الحديث57، طبع: المكتبة العمرية﴾

حکم السند:

امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا:

فِي إِسْنَادِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْمَجَاهِيلِ، وَلا يَثْبُتَا عَنْ مَالِكٍ.

ترجمہ: اس کی سند میں ایک سے زیادہ مجہول راوی موجود ہیں، اور یہ روایت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ثابت نہیں ہے۔ ﴿التوسعة على العيال لأبي زرعة، ص12﴾

اس سند کا حکم یہ ہے کہ اس میں متعدد مجہول راوی ہیں، لیکن متعدد مجہول راویوں کے ہونے سے حدیث پر فرق پڑے گا تو یہ کہ اس سند سے یہ حدیث فقط ضعیف کہلائے گی۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: خلاصہ یہ کہ سند میں متعدد مجہولوں کا ہونا حدیث میں صرف ضعف کا مورث ہے اور

صرف ضعیف کا مرتبہ حدیث منکر سے احسن واعلیٰ ہے جسے ضعیف راوی نے ثقہ راویوں کے خلاف روایت کیا ہو۔(فتاویٰ رضویہ، جلد 5، صفحہ 455، مطبوعہ: رضافاؤنڈیشن، لاہور)

حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث کے بھی دو طرق ہیں۔

طریق أول:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْعَسْكَرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْبَزَّازُ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ الشَّدَّاخِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الله، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ لَمْ يَزَلْ فِي سَعَةٍ سَائِرَ سَنَتِهِ». (المعجم الکبیر للطبرانی، ج۱۰، ص۷۷، رقم الحدیث ۱۰۰۰۷، مکتبة ابن تیمیة ـ القاهرة)

دراسة السند

(١) عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْعَسْكَرِيُّ:

قال نور الدين الهيثمي رحمه الله تعالى: ولم أعرفه

﴿مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج۵، ص۲۰۹، رقم الحدیث ۹۰۶۰، طبع: مکتبة القدسی، القاهرة﴾

(٢) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْبَزَّازُ:

هو علي بن أبي طالب القرشي البصري

قال يحيى بن معين: ليس بشيء ﴿لسان المیزان، ج۴، ص۲۳۵، رقم الترجمة ۶۳۶، تابع حرف العین، طبع: مؤسسة الأعلمی للمطبوعات بیروت ــ لبنان﴾

قال ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل: «علي بن حماد البزاز: هو علي بن أبي طالب البزاز البصري أبو الحسن، سئل أبي عنه فقال: بصري صدوق

﴿الجرح والتعديل، ج٦، ص١٨٣، رقم الترجمة ١٠٠٩، طبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية، بحيدر آباد الدكن، الهند﴾

(٣) الْهَيْثَمُ بْنُ الشَّدَّاخِ:

هو الهيصم بن الشداخ.

قال ابن حبان: يروي الطامات لا يجوز أن يحتج به -

وقال العقيلي: الهيصم مجهول، والحديث غير محفوظ.

﴿لسان الميزان، ج٨، ص٣٦٦، رقم الترجمة ٨٣٢١، طبع: دار البشائر الإسلامية﴾

وقال الأزدي منكر الحديث ذاهب.

﴿الضعفاء والمتروكون لابن الجوزى، ج٣، ص١٨٠، رقم الترجمة ٣٦٢٦، طبع: دار الكتب العلمية، بيروت﴾

(٤) الْأَعْمَش:

هو سليمان بن مهران الأسدي الكاهلي أبو محمد الكوفي الأعمش.

قال العجلي كان ثقة ثبتا في الحديث وكان محدث أهل الكوفة في زمانه ولم يكن له كتاب وكان رأسا في القرآن عسرا سيء الخلق عالما بالفرائض وكان لا يلحن حرفا وكان فيه تشيع.

وقال ابن معين ثقة وقال النسائي ثقة ثبت

(تهذيب التهذيب، ج٤، ص٢٢٣، ٢٢٤، رقم الترجمة ٣٨٦، طبع: مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند)

قال الجوزجاني: قال وهب بن زمعة المروزي: سمعت ابن المبارك يقول: إنما أفسد حديث أهل الكوفة أبو إسحاق، والأعمش.

وقال جرير بن عبد الحميد: سمعت مغيرة يقول: أهلك أهل الكوفة أبو إسحاق وأعيمشكم هذا، كأنه عنى الرواية عمن جاء، وإلا فالأعمش عدل صادق ثبت، صاحب سنة وقرآن، ويحسن الظن بمن يحدثه، ويروي عنه، ولا يمكننا أن نقطع عليه بأنه علم ضعف ذلك الذي يدلسه، فإن هذا حرام.

قال علي بن سعيد النسوي: سمعت أحمد بن حنبل يقول: منصور أثبت أهل الكوفة، ففى حديث الأعمش اضطراب كثير.

قال ابن المديني: الأعمش كان كثير الوهم في أحاديث هؤلاء الضعفاء

(ميزان الاعتدال، ج٢، ص٢٢٤، رقم الترجمة ٣٥١٧، طبع: دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت، لبنان).

وقال ابن حجر العسقلاني رحمه الله تعالى: ثقة حافظ عارف بالقراءات ورع لكنه يدلس (تقريب التهذيب، ص٢٥٤، رقم الترجمة ٢٦١٥، طبع: دار الرشيد، سوريا)

(٥) إِبْرَاهِيمَ:

هو إبراهيم بن يزيد بن قيس بن الأسود النخعي أبو عمران الكوفي.

قال شمس الدين الذهبي رحمه الله تعالى: الإِمَامُ، الحَافِظُ، فَقِيْهُ العِرَاقِ.

قَالَ أَحْمَدُ بنُ حَنْبَلٍ: كَانَ إِبْرَاهِيْمُ ذَكِيًّا، حَافِظًا، صَاحِبَ سُنَّةٍ.

﴿سير اعلام النبلاء، ج٤، ص٥٢٠، ٥٢٩، رقم الترجمة ٢١٣، طبع: مؤسسة الرسالة﴾

قال الأعمش: «كان إبراهيم خيرا في الحديث «

وقال ابن معين: «مراسيل إبراهيم أحب إلي من مراسيل الشعبي«

﴿تهذيب التهذيب، ج١، ص١٧٧، رقم الترجمة ٣٢٥، طبع: مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند﴾

قال ابن حجر العسقلاني رحمه الله: الفقيه ثقة إلا أنه يرسل كثيرا

(تقريب التهذيب، ص٩٥، رقم الترجمة ٢٧٠، طبع: دار الرشيد، سوريا)

(٦) عَلْقَمَة :

هو علقمة بن قيس بن عبد الله النخعي الكوفي .

قال أحمد بن حنبل: علقمة ثقة، من أهل الخير، وكذا وثقه يحيى بن معين، وسئل عنه وعن عبيدة في عبد الله، فلم يخير.

وقال عثمان بن سعيد: علقمة أعلم بعبد الله.

﴿سير اعلام النبلاء، ج٤، ص٥٥، رقم الترجمة ١٤، طبع: مؤسسة الرسالة﴾

قال عثمان: ثقة وعلقمة أعلم بعبد الله

وقال إسحاق بن منصور عن بن معين ثقة.

(تهذيب التهذيب، ج٧، ص٢٧٦، رقم الترجمة ٤٨٥، مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند)

وقال ابن حجر العسقلاني رحمه الله: ثقة ثبت فقيه عابد.

(تقريب التهذيب، ص٣٩٧، رقم الترجمة ٤٦٨١، حرف العين، طبع: دار الرشيد، سوريا)

(٧) عبد الله:

هو عبد الله بن مسعود بن غافل بن حبيب الهذلي أبو عبد الرحمن.

قال ابن حجر العسقلاني رحمه الله: من السابقين الأولين ومن كبار العلماء من الصحابة مناقبة جمة وأمره عمر على الكوفة-

(تقريب التهذيب، ص ٣٢٣، رقم الترجمة ٣٦١٣، حرف العين، طبع: دار الرشيد، سوريا)

حکم السند:

یہ حدیث مبارکہ سنداً ضعیف ہے اس کے رواۃ عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْعَسْكَرِيُّ اور هيصم بن شداخ کی وجہ سے۔

لیکن یہ حدیث پاک کئ جلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان جیسے جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن مسعود، أبو هريرة، أبو سعيد الخدري اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہونے کی وجہ سے قوت پا جاتی ہے اور حسن کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ جیسا کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "شعب الایمان" میں حدیث جابر، حدیث عبد اللہ بن مسعود، حدیث ابو سعید خدری، حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ذکر کرنے کے بعد فرمایا: هذه الأسانيد وإن كان ضعيفة فهي إذا ضم بعضها إلى بعض أخذت قوة. یعنی یہ اسانید اگرچہ ضعیف ہیں، لیکن جب ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملا دیا جائے تو ان سے قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

(شعب الإيمان، ج 5، ص 333، طبع: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض)

طریق ثانی :

اس روایت کو حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "فضل عاشوراء" میں روایت کیاہے۔ جس کا ذکر علامہ ابو الفضل زین الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "التوسعة على العيال لأبي زرعة" میں کیاہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

رَوَاهُ الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ عَسَاكِرَ فِي جُزْءٍ لَهُ فِي فَضْلِ عَاشُورَاءَ، مِنْ رِوَايَةِ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ الْجُرْجَانِيِّ، عَنْ أَبِي طِيبَةَ، عَنْ كَرْزِ بْنِ وَبْرَةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَيْثَمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى عِيَالِهِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ.الخ...(

التوسعة على العيال لأبي زرعة، ص6)

حکم السند :

یہ سند ضعیف ہے، لیکن متعدد طرق وشواہد سے تقویت پاکر حدیث درجہ حسن لغیرہ تک پہنچ جاتی ہے۔

قَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ: غَرِيبٌ جِدًّا.

قُلْتُ: وَهُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، وَأَحْسَبُ آفَتَهُ مِنْ مُتَأَخِّرِي رُوَاتِهِ.

فَإِنَّ الرَّبِيعَ بْنَ خَيْثَمٍ ثِقَةٌ لا يُسْأَلُ عَنْهُ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: احْتَجَّ بِهِ الشَّيْخَانِ.

كَرْزُ بْنُ وَبْرَةَ أَحَدُ الزُّهَادِ الْعُبَّادِ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

وَأَبُو طِيبَةَ اسْمُهُ عِيسَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دِينَارٍ الدَّارِمِيُّ.

ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَقَالَ: يُخْطِئُ.

وَقَالَ حَمْزَةُ السَّهْمِيُّ: كَانَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الزُّهَادِ.

نَعَمْ قَالَ ابْنُ مَعِينٍ: ضَعِيفٌ.

وَأَمَّا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجُرْجَانِيُّ وَلَقَبُهُ سَعْدَوَيْهِ، قَالَ فِيهِ الْبُخَارِيُّ: لا يَصِحُّ حَدِيثُهُ.

وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: رَجُلٌ صَالِحٌ لَهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ مَا لا يُتَابَعُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: امام ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس روایت کے متعلق فرمایا:"غَرِيبٌ جِدًّا"۔

مصنف فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: یہ ایک منکر حدیث ہے، اور میرا گمان ہے کہ اس کی آفت اس کے متأخر رواۃ میں سے کسی کی طرف سے ہے، کیونکہ ربیع بن خثیم ثقہ راوی ہیں اور ان کے بارے میں کسی سوال کی گنجائش نہیں، جیساکہ امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: شیخین (امام بخاری و امام مسلم) نے ان سے احتجاج کیا ہے۔

اور کرز بن وبرہ زاہد وعابد بزرگوں میں سے تھے۔

امام ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے۔

اسی طرح ابو طیبہ، جن کا نام عیسیٰ بن سلیمان بن دینار الدارمی ہے، انہیں بھی امام

ابن حبان نے الثقات میں ذکر کیاہے، البتہ فرمایا: "وہ بعض اوقات خطا کرتے تھے۔"

اور حمزہ السہمی نے ان کے بارے میں کہا: "وہ علماء اور زاہدین میں شمار ہوتے تھے۔"

البتہ امام ابن معین نے ان کے بارے میں فرمایا: "وہ ضعیف ہیں۔"

رہا سعد بن سعید الجرجانی جن کی کنیت یا لقب سعدویہ تھا، تو امام بخاری نے ان کے بارے میں فرمایا: "ان کی حدیث صحیح نہیں۔"

اور امام ابن عدی نے فرمایا: "وہ ایک نیک آدمی تھے، لیکن سفیان ثوری سے ان کی بعض ایسی روایات ہیں جن میں ان کی متابعت نہیں کی جاتی۔" (أيضًا)

حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

فَأَخْبَرَنِي أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْخَطِيبُ فِيمَا شَافَهَنِي بِهِ غَيْرَ مَرَّةٍ، عَنْ كِتَابِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْقَسْطَلانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُضَاءَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْبَرِّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا قَاسِمُ بْنُ أَصْبَغَ، ثنا ابْنُ وَضَّاحٍ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَابِدُ، عَنْ بُهْلُولِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: «مَنْ وَسَّعَ عَلَى أَهْلِهِ لَيْلَةَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ سَائِرَ السَّنَةِ». (التوسعة على العيال لأبي زرعة، ص13)

حکم السند :

علامہ ابو الفضل زین الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سند کو جید قرار دیا ہے۔

اور اس سند کے رواۃ پر کلام کرتے ہوئے فرمایا: سعید بن نصر اور قاسم بن اَصبغ دونوں ثقہ ہیں، جبکہ محمد بن وضاح صدوق ہیں، اگرچہ ان کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔ اور ابو محمد العابد، جن کا نام خلف بن محمد ہے، افریقہ کے باشندوں میں سے ہیں۔

ابن یونس نے کہا: وہ مغرب میں معروف شخصیت تھے۔

اور بہلول بن راشد سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

ابو زرعہ نے ان کے بارے میں فرمایا: وہ ثقہ ہیں، ان میں کوئی حرج نہیں۔

ابن یونس نے کہا: وہ عبادت گزار اور صاحبِ فضل تھے۔

نیز ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے۔

اور باقی تمام راوی صحیح (بخاری و مسلم) کے راوی ہیں، البتہ سعید بن مسیب کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا بھی ہے اور ان سے سنا بھی ہے۔ جبکہ ابو حاتم نے فرمایا: ان کا حضرت عمر سے سماع ثابت نہیں، صرف رؤیت ثابت ہے، تاہم سننِ اربعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی روایات مذکور ہیں۔ (أيضًا)

حديث محمد بن المنتشر رحمه الله تعالی

أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، حدثنا محمد بن يعقوب، حدثنا العباس محمد الدوري، حدثنا شاذان، أخبرنا جعفر الأحمر، عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر قال: كان يقال: من وسع على عياله يوم عاشوراء لم يزالوا في سعة من رزقهم سائر سنتهم.

(شعب الإیمان، ج5، ص 334، رقم الحدیث 3516، طبع: مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع بالریاض)

حکم السند:

یہ سند مرسل ہے اور مرسل حدیث ہمارے نزدیک قابل حجت ہے۔

ابراھیم بن محمد بن المنتشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ثقہ تابعی ہیں، آپ کے ثقہ ہونے کے متعلق ائمہ کرام کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

قال أحمد، وأبو حاتم: ثقة صدوق.

وقال النسائي: ثقة. قلت: وقال يعقوب بن سفيان: شريف كوفي ثقة.

وقال العجلي، وابن سعد، ويحيى بن معين: ثقة. وذكره ابن حبان في الثقات. (تہذیب التہذیب، ج1، ص 164، رقم الترجمۃ 283، طبع: دار المعرفۃ، بیروت)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "تقریب التہذیب" میں ثقہ فرمایا ہے۔ (تقریب التہذیب، ص 93، رقم الترجمۃ 240، طبع: دار الرشید، سوریا)

حدیث مرسل ہمارے نزدیک قابل حجت ہے۔ درج ذیل میں اقوال ائمہ ملاحظہ فرمائیں :

قَالَ أَبُو دَاوُدُ: هَذَا مُرْسَلٌ: أَيْ: نَوْعُ مُرْسَلٌ وَهُوَ الْمُنْقَطِعُ لَكِنَّ الْمُرْسَلَ حُجَّةٌ عِنْدَنَا وَعِنْدَ الْجُمْهُورِ.

ترجمہ: امام ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مرسل یعنی مرسل کی قسم منقطع ہے لیکن مرسل ہمارے اور جمہور کے نزدیک حجت ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج۱، ص۳۶۸، طبع: دار الفکر، بیروت، لبنان)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ثقہ اگر کوئی حدیث مرسل لائے تو مقبول ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۵، ص۲۱، طبع: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نتيجة البحث

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث کے طریقِ اوّل اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث کو ائمۂ حدیث نے صحیح قرار دیا ہے۔ نیز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اثر کی سند بھی جید ہے۔ اسی طرح حضرت ابو سعید خدری، حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی روایات اگرچہ انفرادی اعتبار سے ضعف سے خالی نہیں، تاہم تعددِ طرق اور شواہد و متابعات کی بنا پر وہ درجۂ حسن لغیرہ تک پہنچ جاتی ہیں۔ مزید بر آں حضرت ابراہیم بن محمد بن المنتشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مرسل روایت بھی اس باب میں

مؤید و مقوی ہے، اور مرسل روایت ہمارے نزدیک قابلِ قبول ہے۔

لہٰذا مجموعۂ طرق، شواہد، آثارِ صحابہ اور اقوالِ ائمۂ حدیث کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ عاشوراء کے دن اہل و عیال پر خرچ میں وسعت کرنے والی حدیث کو موضوع قرار دینا ہرگز درست نہیں، بلکہ یہ حدیث اپنے مجموعی طرق کے اعتبار سے ثابت اور قابلِ احتجاج ہے۔ اور اسی وجہ سے علمائے کرام نے عاشوراء کے دن اہل و عیال پر وسعتِ نفقہ کو مستحب قرار دیا ہے۔

واللہ تعالی أعلم

کتبہ: افضل حسین عطاری مدنی

یکم محرم الحرام، 1448ھ

16 جون، 2026ء

مآخذ و مراجع

کتاب	مصنف	مطبوعہ
الدرر المنتشرة في الأحاديث المشتهرة	الإمام جلال الدين السيوطي	عمادة شؤون المكتبات
مواهب الجليل شرح مختصر خليل	الإمام شمس الدين محمد بن محمد بن عبد الرحمن الطرابلسي المالكي	دار الفكر، بيروت
الفروع وتصحيح الفروع	الإمام شمس الدين محمد بن مفلح المقدسي	مؤسسة الرسالة، بيروت
الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة	العلامة ملا علي القاري	مؤسسة الرسالة، بيروت
الاستذكار	الإمام أبو عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر	دار الكتب العلمية، بيروت
حاشية رد المحتار على الدر المختار	العلامة محمد أمين بن عابدين الشامي	دار الفكر، بيروت
التوسعة على العيال	الإمام أبو زرعة أحمد بن عبد الرحيم العراقي	—
تهذيب التهذيب	الإمام أحمد بن علي بن حجر العسقلاني	دائرة المعارف النظامية، الهند؛ دار المعرفة، بيروت
تقريب التهذيب	الإمام أحمد بن علي بن حجر العسقلاني	دار الرشيد، سوريا
شعب الإيمان	الإمام أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي	مكتبة الرشد للنشر والتوزيع، الرياض
ميزان الاعتدال في نقد الرجال	الإمام شمس الدين الذهبي	دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت، لبنان
لسان الميزان	الإمام أحمد بن علي بن حجر العسقلاني	دار البشائر الإسلامية، بيروت
المؤتنف تكملة المؤتلف والمختلف	الإمام أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي	المكتبة العمرية
فتاوى رضوية	الإمام أحمد رضا خان	رضا فاؤنڈيشن، لاہور
المعجم الكبير	الإمام أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني	مكتبة ابن تيمية، القاهرة
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	الإمام أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي	مكتبة القدسي، القاهرة
الجرح والتعديل	الإمام أبو حاتم الرازي	مجلس دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد الدكن، الهند
سير أعلام النبلاء	الإمام شمس الدين الذهبي	مؤسسة الرسالة
مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح	العلامة ملا علي القاري	دار الفكر، بيروت، لبنان